Reg. L. No 1093

THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہ لایغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ

والیان ریاست وامراء سے ضعف، معاونین سے عللہ ۲۰ عوام سے عہ ۵

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم باتو کز آئی چہا در قادیاں بینی ※ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء (جمعہ) | نمبر ۱۲

نامۂ مصالح

کام کرنے کا وقت عزم اور ہمت سے کھڑے ہو جاؤ

اپنی آخری پونجی تک خرچ کردو

اسلامی دنیا میں غیر معمولی تغیرات آرہے ہیں۔ اور احمدیت کے سوا اسلام بالکل مٹ رہا ہے۔ کل کی بات ہے۔ کہ خلیفہ وحید الدین سلطان ترکی مارا مارا بھٹکا پھر رہا تھا۔ اور اسکو خائن کا خطاب دیا جا رہا تھا۔

آج خلیفہ عبد المجید خاں ترک وہ ترک جن کے لئے مسلمانان ہند جان تک قربان کرنے کیلئے تیار تھے۔ روتا دھوتا آستانہ کو چھوڑ رہا ہے۔ خلافت سے اسکو معزول کر دیا گیا۔ شاہی محلات پر پولیس اور فوج کے پہرے ہیں۔ تاکہ کوئی قیمتی چیز وہ اپنے ساتھ نہ لے سکیں۔ ان کو حکم ہے کہ وہ حدود ترکیہ سے جلد سے جلد نکل جائیں۔ جس کی میعاد صرف دس دن ہے۔ ان کو ترکی حقوق سے خارج کر دیا گیا۔ ان کی آمدنیوں پر فوجی قبضہ ہو چکا ہے۔ یہ وہ خاندان آج ۶۰۰ سال حکومت کرنے کے بعد ورطہ گمنامی میں غرق ہوتا ہے۔

شاہی خاندان میں سخت فقر کے آثار نمودار ہو گئے اور محل میں چیخوں کی آوازوں سے کان بہرے ہو رہے ہیں۔

ترکی نے اب اسلامی عدالتوں کو توڑ دیا ہے۔ شریعت کو الگ کر دیا۔ شرعی مدرسے بند کر دئے ہیں۔ پردہ کی رسم اٹھا دی گئی ہے۔ اور مردوں کیساتھ نوجوان مسلمان عورتیں فرنگی طرز کے اوباشانہ ناچ ناچتی ہیں۔ یہ موجودہ ترکی اور موجودہ خلافت کی حالت اور حشر ہے۔

اب مسلمانوں کا کوئی خلیفہ نہیں رہا۔ مگر وہ خلیفہ برحق جسکا نام فضل عمر ہے۔ ترکی خلافت کی جو توہین ہوئی۔ اسکی محض وجہ یہی ہے۔ کہ سچی خلافت سے ہنسی کی گئی اور اسپر تمسخر اڑائے گئے۔ کیا اب عطاء اللہ بخاری بتلا سکتا ہے جس خلافت کے لئے وہ مرنا چاہتا تھا وہ آج کہاں ہے۔

ہمکو سلطان عبد المجید سے اس کے دکھوں کیوجہ سے ہمدردی ہے۔ مگر چونکہ خلافت حقہ کے مقابل میں اسکو ایک آلہ بنایا گیا۔ اس لئے اس پر یہ سب مصیبت نازل ہوئی۔

الغرض مسلمانوں کی خلافت مٹ گئی۔ اور ترکوں نے اپنے پاؤں سے فٹ بال کی طرح خلافت کو ٹھکرا کر پھینکدیا اور انہوں نے ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ کہ دنیا کے مسلمان کیا کہینگے۔

ایران کے اندر جو شورشیں ہو رہی ہیں۔ وہ ظاہر ہیں کہ عنقریب وہاں حکومت مٹ جائیگی۔ اور ایک نئی بنیاد رکھی جائیگی۔

شام کے علاقوں میں فرنچ افواج نے جسقدر بیدینی پیدا کر دی ہے وہ دیکھنے کیساتھ تعلق رکھتی ہے

مصر اسلامی ملک ہے۔ مگر یاد رکھو مصر کا اسلام بھی وہ اسلام نہیں جو آنحضرت صلعم کے ذریعہ نازل ہوا تھا۔ بلکہ اور ہی ہے۔ اور میں اسکی تفصیل میں جا کر مسلمانوں کے دلوں کو زخمی نہیں کرنا چاہتا۔

الغرض مسلمانوں کا کوئی ملجا و ماوا نہیں رہا۔ مسلمان قوم اب تتر بتر ہو جائیگی۔ اور ہر جگہ ایک نیا مرکز بنائیگی اور جیسے کسی کا دل چاہیگا۔ اسلام کی شکل بنا لیگا۔

ہندوستان کی حالت کسی سے مخفی نہیں۔ ہندوؤں کی کوششیں اور عیسائیوں کی محنتیں دہریت کے سرسبز

(الحکم) احمدیہ پریس قادیان میں اہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پروپرائٹر چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا

مناظر سامنے ہیں۔

پس اس وقت پوری طاقت سے کھڑے ہوجاؤ۔ کیونکہ اس وقت مسلمان نہایت اضطراب سے راحت کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑینگے۔ اب ان کی امیدوں کا دنیا میں کوئی سہارا نہیں۔ ان کی راحت قلب کی کوئی جگہ نہیں۔ اسوقت اگر اسلام ہے تو صرف احمدیت کے پاس ہے۔ احمدیت اسلام کی وارث ہے۔ تم اسلام سے پہلے دنیا افتراق میں پڑی ہوئی تھی مگر اسلام نے سب کو ایک رسی میں کھینچ لیا تھا۔ لیکن اب پھر اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ اور اب حضرت احمد علیہ الصلوۃ والسلام کے طفیل ایک مرکز پر جمع ہوگا۔ تم اس وقت سخت محنت سے کام لو یہی وقت سارے مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کرنے کا ہے۔ ورنہ پھر ایسی گمراہی میں غرق ہوں گے کہ اس سے نکلنا مشکل ہے

خدا نے پہلے نظام کو درہم برہم کردیا۔ پہلی حکومتوں کو تقریباً غرق اور تباہ کردیا۔ اب دنیا ایک نئی دنیا اب آسمان ایک نیا آسمان ہے۔ ہر چیز میں یہی حالت ہے۔ تجارت میں۔ زراعت میں۔ طب میں۔ ملازمت میں غرضیکہ سائنس میں۔ دنیا وہ دنیا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام تھا کہ ہم ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنا دینگے۔ سو پورا ہوا۔ اور شرح صدر سے پورا ہوا۔ پس اب تم اپنے گھروں میں کچھ نہ رکھو اپنی جانیں اور اموال سب کی سب اس میں لگا دو۔ یہ زندگی اور موت کا وقت ہے۔ اس وقت ساری دنیا انتظار میں بیٹھی ہوئی ہے۔ اور تم تھوڑی سے آسانی سے اس زمین کو دوسری جگہ ہٹا کر رکھ دو گے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کی حکومتیں دنیا کی سلطنتیں اب تمہارے قدموں پر آگر گرینگی

گذشتہ زمانے میں حسب اور نسب چلتے تھے اور اس سے لوگ معزز اور مکرم تھے۔ مگر میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ اب دنیا میں حسب اور نسب کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ ان ممالک میں کوئی عورت قسم نہیں کھا سکتی کہ اسکی اولاد صحیح الحسب والنسب ہے۔ پس خدا تعالے نے اب کوئی حسب اور نسب باقی نہیں رہنے دیا۔ اور اب حسب اور نسب بھی تم سے شروع ہونگے۔ بدچلنیاں اور بدکاریاں تمہارے واسطے سے دور ہونگی۔ تم ہی قوموں کو طول کروگے۔ یورپ کی طرف مت دیکھو۔ خود یورپ کی حکومتیں بھی کھوکھلی ہوچکی ہیں۔ غور سے دیکھوگے تو معلوم ہوگا کہ ان میں سوائے خالی مجسموں اور بتوں کے کچھ نہیں ہے پس تمام مشرق اور مغرب کی قومیں اور حکومتیں [illegible] سوا۔ اس وقت تباہی کی طرف جا رہی ہیں۔ خدا نے صرف تم کو ہی اس غرض کے لئے [illegible] اس وقت پوری جدوجہد کے ساتھ [illegible] کہ آسمان کی طاقت سے ہم سارے دنیا کے ماہر بن سکیں۔

مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وعدے برحق ہیں۔ اور سب سچے ہیں۔ پس دن نزدیک ہیں مبارک ہیں وہ جو اس وقت ساری دنیا کے کاموں کو چھوڑ کر خدا کی بادشاہت کی منادی کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اگر ان کے پاس نہیں تو وہ کپڑوں کو بیچ کر بھی اس عزم سے کھڑے ہوں۔ رحمت کی ہوائیں آسمان پر چل رہی ہیں جن کو میں بڑی عمدگی سے محسوس کر رہا ہوں +

پس مبارک ہیں وہ جو آج سے خدا کی حکومت کے منتظر ہیں۔ اور مبارک ہیں وہ جو کہ اس کے خدام کی پہلی صف میں ہیں۔

محمود احمد از مصر

مسلمانانِ ہند کے نام پیام

ہندوستان میں سخت تبلیغی جدوجہد کی ضرورت

اور

انکو غلطی سے نکالنے کیلئے ہر ممکن سعی کام میں لاؤ

تمام مسلمان ملکوں اور قوموں میں اس وقت اگر کسی جگہ کوئی دین یا دینداری سے تعلق پایا جاتا ہے تو وہ محض ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ مگر ہندوستان کے لوگ ایسے غلط راستوں پر چل رہے ہیں۔ کہ وہ بہت جلد علماء سوء کی مہربانیوں سے ایسی حالت اختیار کرلیں گے جس کا نام اسلام نہیں۔ بلکہ کچھ اور ہوگا۔

فتنۂ ارتداد ہمارے سامنے ہے۔ اسمیں آریوں کی ہمتوں کا اس وقت تک نہ ٹوٹنا یہ اس امر کی دلیل ہے۔ کہ وہ ان علماء کے افتراؤں کے باعث چنداں ناکامی سے گھبراتے نہیں ہیں۔ بلکہ وہ بہت ہی دلیری سے اور آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور اپنے مالوں اور وقتوں کو پانی کی طرح بہا رہے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ وہ ایک طرف تمام ہندو قوم میں یکجہتی پیدا کر رہے ہیں۔ اور ان تمام اختلافات کو بھول رہے ہیں۔ جو ان میں قومی طور پر تھیں۔ وہ اسی حد تک نہیں ٹھہرے ہوئے۔ بلکہ ادنےٰ اقوام کو بھی اپنے اندر جذبی عزت سے جذب کرنے کے لئے ہندوستان کے طول و عرض میں [illegible] زور لگا رہے ہیں۔ اور وہ قومیں جن کے [illegible] سمجھا جاتا تھا آج انکو وید کی شرن میں لانے کیلئے وید کے احکام کو ہی نہیں بلکہ تمام ہندو مذہب کے احکام کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

عورتوں اور مردوں اور بچوں میں قومی اور مذہبی جوش پیدا کیا جا رہا ہے۔ کہیں ان کو سوراج کے نام سے کبھی ان کو اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو گلے لگانے کے خیال سے اور کبھی ان کی کمزوری دکھلا کر ان کو اکٹھا بنانے کا جوش دلایا جاتا ہے۔ علمی ترقی۔ مالی ترقی کے پیچھے وہ پڑے ہوئے ہیں۔ ایک ہندو جس محکمہ میں ہو اس محکمہ میں کسی مسلمان کو گھسنے نہیں دیا جاتا۔ سود کے ذریعہ غریب مسلمانوں کی تباہی کے سامان پیدا کئے جاتے ہیں۔

الغرض کوئی ذریعہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا جس سے مسلمانوں کو پامال نہ کردیا جائے۔

مسلمانوں کی حالت فیل مست کی طرح ہے۔ اور وہ نہیں دیکھتے کہ ہم کس طرح جا رہے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کا کوئی لیڈر نہیں۔ جو ان کو سیدھا راستہ دکھلائے۔ جو ہے اس کے خلاف دشمنی کی وجہ سے طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہیں۔ تاکہ اس کو قبول نہ کیا جائے۔

ہندوستان کے مسلمان اس لحاظ سے بڑے ہی بدقسمت ہیں کیونکہ ہندوستان میں ایک طرف وہ اقلیت کے میدان میں ہیں۔ اور دوسری طرف جہالت کے سمندر میں غرق ہیں۔ پھر ان کا کوئی راہبر نہیں۔ کوئی مشیر کار نہیں۔ ان کے مشیر کار ہیں جو کہ کبھی سر پر کیس رکھنے کے لئے اور کبھی خودکشی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

نئی نسل نہ تاریخ اسلام سے واقف نہ ان کے اندر مذہبی اور ملی جوش نہ ان کے آباء اپنے دین سے پوری طرح واقف ہیں۔ وہ علماء کے ہاتھ میں محض کٹھ پتلی ہیں۔ اور جس طرح کہا جاتا ہے اسی طرح کرتے ہیں۔

ہندوستان کے اندر کوئی حصہ نہیں۔ جس میں مسلمانوں کی حالت عمدہ ہو۔ جہاں اسلامی گذشتہ شان کی جھلک پائی جاتی ہو۔ کوئی نہیں جو اسلام کے نام پر حقیقت میں جان دینے کے لئے تیار ہو۔

ہندوستان کی سیاست کا انحصار علمی طبقہ پر نہیں۔ بلکہ جاہل اور بے دین طبقہ پر ہے۔ جو کہ اپنی شہرت اور ناموری کے لئے ہر ناروا کو روا قرار دے لیتا ہے۔

کاش! مسلمان غور کریں کہ ان کا قافلہ کدھر کو جا رہا ہے۔ اور سالار قافلہ کون ہے۔

کاش! وہ اسپر نگاہ ڈالتے کہ زمین و آسمان میں اب کوئی مقام ان کے لئے پناہ کا باعث ہو سکتا ہے یا نہیں۔ تفرقہ و اشقاق آج مسلمانوں کی عام زندگی کا مقصد بن رہا ہے۔ وہ گھر جو کسی وقت سعدی

دنیا کی حکومت کا منبع تھا یعنی اسلام اور مسلم آج اس کی ایک ایک اینٹ کھود دی گئی ہے۔ اور تمام عمارتیں توڑ پھوڑ کر پھینک دی گئی ہیں۔ مگر کسی کو اس پر رحم نہیں آتا۔ کیا اس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارے شعور مردہ ہو چکے ہیں۔ ہمارے احساسات بھسم ہو گئے ہیں۔ اب ہمکو کوئی عقل باقی نہیں۔ اور ہم نکیل دار اونٹ کی طرح سے ہر طرف کو اٹھ بڑھتے ہیں۔

سوچو! ہجرت کرنے سے تم کو کیا ملا۔ ترکوں کی مدد سے کیا فائدہ ہوا۔

لاکھوں روپیہ آل انڈیا خلافت کے نام سے جمع کر لیا۔ اب نہ خلافت رہی اور نہ ترکی۔ کیا تم مصطفیٰ کمال پاشا کا نام ترکی رکھدو گے؟ یا ترکی کھنڈرات کا نام ترکی؟

مسلمانو! جن میں ذرا بھی غیرت ہے۔ اور ہندوستان کے مسلمانو! اگر تم مر نہیں گئے ہو۔ تو سنو میں نہایت ہمدردی سے کہتا ہوں کہ تمہاری ہستی دنیا کی اقوام میں بلکہ خود اسلامی اقوام میں لادے گدھے کی سی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔

تم میں فلسطین وفد موجود ہے۔ اس سے پوچھو کہ فلسطین میں مسلمان نہیں رہے۔ کیا شام تمہارے قریب نہیں ہے۔ کیا شریف مکہ جو حجاز کا واحد بادشاہ ہے اور عراق اور شرق اردن میں بھی حکومت کر رہا ہے۔ اور پھر خود اولاد نبی سے ہے۔ کہ اس کو مقامات مقدسہ کی طرف توجہ نہیں ہے۔

کیا مصری شاہزادے اور امرا تمہاری مدد نہیں کر سکتے تھے۔ کیا نجدی اور سنوسی خدا کے گھر کی بنا کو محبت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ کہ تم اس قدر لمبا سفر کر کے ہندوستان کی زمین میں آئے۔

بیشک فلسطین وفد جانتا ہے کہ آج اسلام کے نام سے دنیا کی کوئی قوم بھی مدد کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مگر ہندوستان۔ ہاں وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ ہندوستانی آج ہر بوجھ کو اٹھانے کے لئے تیار ہیں اس لئے کہ انہیں اس وقت کوئی امر نہیں جو ان کو ان کی ضرورتوں کا احساس بتلائے۔ اور وہ جانتے ہیں کہ وہ دیندار ہیں۔ مگر ایسے دیندار جو خود بھی دین کو نہیں جانتے۔

ترک تم سے ہر قدم پر مدد لیتے رہے۔ اور آج ان کا وفد مالی مدد کے لئے تمہارے دروازے پر موجود ہے۔ مگر کیا تم بتلا سکتے ہو کہ ترک تم کو اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ہندوستان سے تمام دنیا میں یوم جزیرۃ العرب منانے کے متعلق تاریں دیگئیں۔ کیا کوئی بتلا سکتا ہے کہ یہ دن دوسرے ملکوں میں منایا گیا۔ مصر میں سعد پاشا کے نام اور ایڈیٹر اخبار امین بے رافعی کے نام تاریں دی گئیں۔ کسی نے یہاں یوم جزیرۃ العرب سے ہمدردی کی پھر تم کیوں ہر جگہ اور ہر مقام پر بغیر اس کے اپنے اچھے برے کو دیکھو۔ کود پڑتے ہو۔ کیا تمہاری مشکلات میں اسلامی اقوام میں سے کوئی تمہارا ساتھ ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ تم قحطوں میں پڑو۔ تمہارے بچے بھوکے مریں۔ تم پر طرح طرح کی مصیبتیں آئیں۔ مگر کوئی تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار نہیں۔

دوسرے ملک کے لوگ تمکو جاہل اور نادان خیال کرتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے۔ تم نے کبھی خیال کیا ہے کہ تمہارے بچے جنکی تعلیم کا تم نے کوئی بندوبست نہیں کیا۔ جو بازاروں میں آوارہ پھرتے ہیں۔ ان کا تمہاری جان پر دوسروں کی نسبت زیادہ حق ہے۔

تم نے کبھی سوچا کہ تمہاری اولادیں دین سے غافل ہو رہی ہیں۔ اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ تم نے کبھی غور کیا کہ تم دنیا کی اب سب سے گری ہوئی قوموں میں شمار ہوتے ہو اس وسط سے تم کو نکلنے کی ضرورت ہے۔

تمہاری ساری قوتیں تمہاری ساری خوبیاں مٹ گئیں اور تم اب ہستی مجنوں ہو گئے ہو۔ مگر تم نے کبھی بھی اپنی گذشتہ شوکت کے واپس لانے کی فکر نہ کی۔ آستانہ الہی کو چھوڑ کر ایک بت پرست کے آستانہ پر تم نے جبین نیاز رگڑی۔ اور تم کو کبھی بھی شرم نہ آئی کہ تم کون تھے۔ اور اب کیا کر رہے خدا کے لئے اپنے ماضی و مستقبل کو دیکھو کہ گذشتہ زمانہ کیسا سفید اور چمکدار اور موجودہ میں سخت اندھیرا نظر آتا ہے۔ پس بلٹو اپنی حالت پر رحم کرو۔ اپنی سیاست پر غور کرو۔ اور دیکھو کہ خدا نے تم کو کس طرح سے چھوڑ دیا۔ لیکن ذرا نظر اٹھا کر دیکھو۔ کہ خدا نے تم ہی میں سے ایک جماعت کھڑی کر دی ہے۔ جس کی شاخیں آج روئے زمین میں پھیل رہی ہیں۔ کیا تم چھوٹے درختوں کو دیکھکر نہیں پہچان سکتے کہ کل کو یہ کیا ہو جائینگے۔ پھر تم نے دیکھا کہ کسطرح سے اس جماعت کے بانی کیساتھ خود تم نے اور تمہارے دوستوں نے کس قدر عداوتیں کیں۔ مگر وہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ آج جو اس کے ثمرات ہیں اس کو دیکھو اور اپنی ناکامیوں کو دیکھو۔ تم ہمارے بچھڑے ہوئے اور دھوکہ خوردہ بھائی ہو۔ اب بھی اپنی غلطیوں کا اعتراف کرو۔ اور اس منبع کی طرف آؤ۔ جو تمہارے دکھوں کا علاج ہے۔ دیکھو خدا نے تمہارے لئے ایک سردار ایک لیڈر ایک زعیم ایک خلیفہ چنا ہے۔ تم اس کو قبول کرو۔

آخر میں اپنی جماعت سے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تم اس وقت آگے بڑھو۔ حجاب میں ڈوبے ہوئے اور شرمسار بھائیوں کو چھاتیوں سے لگاؤ۔ انکو پیار سے محبت سے جذب کرو۔ انکو بتلاؤ کہ اب تمہارے لئے کوئی چارہ گر کوئی چارہ ساز اس کے سوا نہیں کہ تم احمدیت کے دامن میں پناہ لو۔ والسلام (محمود احمد از مصر)

مجلس مشاورت کا اجلاس

جیسا کہ اعلان کیا گیا۔ مجلس مشاورت کا انعقاد ۲۰ مارچ ۱۹۲۴ء سے شروع ہو کر ۲۲ مارچ ۱۹۲۴ء تک رہا۔ اور ہر روز صبح کے ۹ بجے سے شروع ہو کر رات کے ۱۰ بجے تک بالعموم ختم ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز باوجود ناسازی مزاج پوری مستعدی اور عزم سے تمام اجلاسوں میں شریک رہے۔ اور تمام ضروری امور میں اپنی جماعت کی صحیح رہنمائی فرماتے رہے۔

اس اجلاس کی اہمیت و خصوصیت

یہ اجلاس پچھلے تمام سالوں سے اپنی اہمیت کے لحاظ سے بڑھ کر تھا۔ اس لئے کہ اس میں نظام سلسلہ کے متعلق اہم مسائل زیر مشورہ تھے۔ اور اس لحاظ سے بھی یہ اجلاس خصوصیت رکھتا تھا۔ کہ پچھلے سالوں کی نسبت اس میں نمائندگان کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔ نظام سلسلہ کے متعلق جو مسئلہ درپیش تھا وہ

انجمن اور نظارت کا طریق عمل تھا

اس وقت تک سلسلہ کے کچھ کام جیسے تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ مدرسہ احمدیہ۔ مقبرہ بہشتی۔ لنگر خانہ وغیرہ انجمن کے ماتحت ہیں۔ اور سلسلہ کے دوسرے تمام کام مختلف نظارتوں کے سپرد ہیں۔ اور یہ ایک قسم کی بظاہر دو عملی تھی۔ اس لئے اس انتظام کو بہترین عملی صورت دینے کے لئے مجلس مشاورت کے سامنے یہ سوال تھا۔ کہ

کس طریق پر ان دونوں سلسلوں کو ایک کر دیا جائے

چنانچہ ایجنڈا میں یہ تجویز حسب ذیل طریق پر پیش کی گئی

سلسلہ کے انتظامی کام چونکہ ایک فرد سے نہیں چل سکتے۔ اور چونکہ امور مہمہ میں مشورہ کرنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے ان دونو مشکلات کے حل کرنے کیلئے سلسلہ کے انتظام کے لئے دو طریق اختیار کئے جائیں گے۔ ایک ایسے کارکنوں کی جماعت ہو گی جس کے سپرد جماعت کے انتظامی کام ہونگے۔ اور یہ اپنے باہمی مشورہ سے سلسلہ کے انتظامی کاموں کو چلائیگی ایک ایک شخص ایک صیغہ کا افسر ہو گا۔ یا بعض کاموں کے لئے ایک کمیٹی ہو گی۔ ان کمیٹیوں کے صدور اور ان اعلیٰ کارکنوں کی اجتماعی جماعت کے ذمہ انتظامی اہم امور کا فیصلہ کرنا ہو گا۔ اور تمام کام جو اس وقت صدر انجمن یا نظارت کے سپرد ہیں۔ سب اس انتظام کے ماتحت ایک جگہ جمع کر دئے جائینگے۔ اس شرط کے ساتھ کہ مقبرہ بہشتی

کے لئے ایک افسر کی بجائے ایک سب کمیٹی مقرر ہوگی جو انجمن کارپردازان مصالح قبرستان کے نام سے موسوم کی جائے گی۔ جس میں کم سے کم سلسلہ کے دو عالم جو حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے خوب واقف ہوں۔ رکھے جائینگے ؛

دوسرے حصہ کام کے لئے یعنی اصولی امور کے طے کرنے اور قوانین کے بنانے کے لئے خلیفۂ وقت کے ساتھ ایک مجلس شوریٰ مقرر کی جائے گی جس میں تمام جماعتوں کے نمایندے شامل ہونگے۔ اور تین سال کے لئے مستقل طور پر اس کے ممبر نامزد ہوا کرینگے اس مجلس کا صدر خلیفۂ وقت ہوگا۔ جس کا شامل ہونا سوائے طبعی روکوں کے اس کے اجلاسوں میں ضروری ہوگا اس مجلس کا کام رائے دینا ہوگا۔ رائے شماری صرف صدر کی مرضی اور خواہش پر ہوسکتی ہے۔

اس مجلس کے سپرد ایک اہم کام خلیفۂ وقت کی وفات پر نئے خلیفہ کا انتخاب کرنا ہوگا۔ مگر کسی نئے خلیفہ کے لئے قواعد یا شرائط کا بنانا اسکا کام یا اختیار نہ ہوگا۔ دوسرا کام سالانہ بجٹ کے متعلق اصولی مشورہ دینا۔ تیسرا کام قوانین کے متعلق مشورہ دینا۔ چوتھا کام انتظامی کارکنوں کے کام کی پڑتال سب کمیٹیوں کے ذریعہ سے کرانا۔ انتظامی کارکن بحیثیت عہدہ اس کے ممبر ہوں گے۔ اور چونکہ یہ صرف مجلس شوریٰ ہوگی۔ وقتی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے خلیفۂ وقت اس میں اور لوگوں کو بھی مشورہ کے لئے شامل کرسکتا ہے۔

آیندہ خلیفہ کے انتخاب کا سوال

اس کے علاوہ دوسرا اہم مسئلہ مجلس شوریٰ کا تقرر اور آیندہ خلیفہ کے انتخاب کا سوال تھا۔ یہ سوال جس مسنون طریق پر حل کیا گیا ہے۔ جب اسکی رپورٹ پبلک میں ہوگی۔ تو مسلمانوں کی سیاسی دنیا عش عش کر اٹھے گی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بے نفسی اور منصب خلافت کے متعلق آپ کے پاک جذبات اور احترام کا ان دشمنوں کو بھی اعتراف کرنا پڑے گا جنہوں نے آپ پر خلافت کے لئے الزام لگایا تھا اس وقت مجھکو چونکہ مختصراً عام روئداد کا ذکر کرنا ہے اس لئے میں کسی خاص مسئلہ کو لیکر اس کے مختلف پہلوؤں پر جو بحث ہوئی یا جو فیصلہ ہوا۔ اسکا ذکر نہیں کرونگا ؛

مجلس مشاورت کا مقام

مجلس مشاورت کا انعقاد حسب معمول تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہوا۔ شمالی دروازہ کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح کی نشست تھی۔ اور آپ کے قریب دائیں طرف پہلی صف ان لوگوں کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور رحم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں رہنے کی عزت وسعادت عطا فرمائی تھی۔ بائیں طرف پہلی صف میں آپ کے پرائیویٹ سکرٹری مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے۔ اور ان کے ساتھ تمام ناظر صاحبان اور جنرل سکرٹری صدر انجمن تشریف فرما تھے۔ اور باقی تین صفوں میں نمایندگان جماعت ہائے احمدیہ تھے اوپر کی گیلریاں خصوصیت سے وزیٹروں کے لئے مخصوص تھیں۔ نیچے بھی مغربی گیلری میں وزیٹروں اور پریس رپورٹرز کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔ اور شرقی گیلری میں پردہ کے اہتمام کے ساتھ مستورات کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔

نمایندگان جماعت

اگرچہ مجلس مشاورت کا اعلان بعض ناگزیز وجوہات کی بنا پر بہت تنگ وقت میں ہوا تھا۔ اور مولوی رحیم بخش صاحب اس خصوص میں خاص عزت اور شکرگذاری کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے باوجود قیمتی وقت تمام ضروری امور کو شبانہ روز محنت سے سرانجام دیا پھر بھی کثرت سے نمایندگان مجلس مشاورت میں شریک ہوئے۔ میرا ذاتی خیال ایک وقت تھا۔ کہ جلسہ کے بعد مجلس مشاورت میں آنے کے لئے لوگوں کے اموال اور اوقات پر اثر پڑتا ہے۔ مگر میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ جماعت کے اخلاص اور ایثار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس قسم کا خیال غلط تھا۔ بمبئی۔ پشاور۔ کٹک۔ کلکتہ۔ لکھنؤ منصوری سندھ وغیرہ دور دراز کے مقامات ہیں۔ جہاں سے نمایندگان شریک مجلس ہوئے۔ کل نمایندگان کی تعداد (جن میں جماعت قادیان کے احباب بھی شامل تھے) ڈیڑھ سو کے قریب تھی۔

مجلس کا افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح ۱۰ بجے تشریف لائے۔ اور آپ کی تشریف آوری کے ساتھ ہی مجلس مشاورت کا افتتاح قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ ہوا۔ جو حافظ روشن علی صاحب نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریک دعا کے لئے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔

فرمایا

ہمارے کاموں کی ابتداء دعا سے ہو

چونکہ ہمارے تمام کام اور ہمارے تمام اعمال تب ہی نتیجہ خیز ہوسکتے ہیں۔ جب کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت اور تائید شامل حال ہو۔ اور جبکہ باریک در باریک اور مخفی در مخفی ایسے اسباب پیدا ہوسکتے ہیں۔ کہ جن کے نتیجہ میں انسان صداقت اور ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم ہر لحظ خدا تعالےٰ کی مدد کے محتاج ہیں۔ ہماری عقلیں خطا سے خالی نہیں۔ ہوسکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی مدد اور مدد کے بغیر ٹھوکر کھا جائیں۔ پس پیشتر اس کے کہ مجلس کی کارروائی شروع ہو۔ دعا کرنی چاہیے کہ خدا تعالےٰ ہمیں غلطیوں سے بچائے۔ سیدھا راستہ دکھائے۔ اپنے منشاء ہم پر الہام اور القا کرے۔ تاکہ ہم سب کام اس کی مرضی کے مطابق کریں۔ اور اس کے منشاء سے سر مو ادھر اُدھر نہ ہوں۔

یہ بھی آپ نے فرمایا۔ کہ ہمیں اپنی تمام کارروائیوں میں یہی طریق اختیار کرنا چاہیے۔ اور ہر کام شروع کرنے سے پہلے دعا کر لینی چاہیے۔ اور اس پر اس تمام اجلاس میں عمل رہا۔ کہ ہر اجلاس سے پہلے تلاوت اور دعا کی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ سب کمیٹیوں میں بھی آغاز کا دعا سے ہوتا رہا۔ اس تحریک دعا کے بعد آپ نے اپنی جماعت حاضرین کے ساتھ بھی دعا کی۔ اور پھر مجلس مشاورت کی کارروائی

افتتاحی تقریر

کے افتتاح کے لئے آپ نے ایک مختصر سی افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ کا غیر متبدل اور مستقل طریق عمل ہے۔ کہ ہر تقریر سے پہلے آپ تشہد اور تعوذ کے بعد سورہ فاتحہ کی تلاوت فرماتے ہیں۔ پس اس کی تلاوت کے بعد آپ نے خطاب شروع فرمایا۔

ہم کیوں جمع ہوئے ہیں؟

آج آپ لوگ اسلام اور قرآن کے احکام کی تعمیل میں اس غرض سے اس جگہ جمع ہوئے ہیں۔ کہ بعض اہم دینی امور میں خلیفۂ وقت کو مشورہ دیں۔ اور اسی طرح تعاون اور تناصر کرتے اس کے کام میں شریک ہوں۔ اور خدا کے فضل اور نصرتوں کو حاصل کریں۔ جیسا کہ میں نے بارہا اعلان کیا ہے۔ اس قسم کی مجلس مشاورت اسلامی احکام کے ماتحت ہے۔ جو کسی حالت اور کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کئے جاسکتے۔ اس لئے ہم جو اس جگہ اکٹھے ہوئے ہیں۔ محض اس لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی رضا اور منشاء کے ماتحت اسلام کی خدمت کے لئے ایسے امور پر مشورہ کریں جس کا نتیجہ اس کی نصرت۔ تائید۔ اور ترقی ہو۔ پس ہمارا اس جگہ جمع ہونا دینی خدمت اور عبادت ہے۔ کیونکہ کسی دنیوی غرض کے لئے ہم جمع نہیں ہوئے ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر ہم اس مقصد کو مدنظر رکھیں گے۔ تو انشاء اللہ ہم کامیاب ہوں گے۔

مشوروں میں ہمارا مقصد

جبکہ ہمارے اتباع اور آمد کی یہی غرض ہے۔ تو ہمارے مشورے اور کلام

میں بھی یہی غرض ہونی چاہیئے۔ مشوروں کے وقت ایسی باتیں اور تجاویز ہو جاتی ہیں۔ کہ انسان اس کو اپنی رائے کے خلاف اور اپنا مقابلہ سمجھ لیتا ہے۔ یہ نفسانی تحریک ہوگی۔ جو خدا سے دور لے جاتی ہے۔ ایسے موقعہ پر اگر خدا تعالےٰ کا فضل نہو۔ اور اخلاص اور خدا تعالےٰ کا رضا مدنظر نہ ہو تو نفس آکر حمیۃ الجاہلیۃ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ محبت اور اخلاص کے جذبات کو سرد کر دیتا ہے اور نفسانیت کی آگ اور حسد کا شعلہ جوش مارتا ہے تب وہ چاہتا ہے کہ اس کی بات پوری ہو۔ اور اس کی رائے مقدم ہو۔ اخلاص اور محبت کی نفسانیت کے ساتھ ایک جنگ ہو جاتی ہے۔ اور ایسا انسان اس تائید اور نصرت سے دور چلا جاتا ہے۔ جو خدا میں ہو کر اور خدا کے لئے ہو کر آتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست اس امر کو مدنظر رکھیں گے۔

کوئی بات کوئی کلمہ اور اشارہ نہ کریں گے جو خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے نہ ہو۔ اور اس میں خدا مقصود نہ ہو۔ وہ خدا کے لئے کسی بات کی تائید کریں گے۔ اور خدا کے لئے کسی امر سے اختلاف رائے کر کے اس کی تردید کریں گے ان کا اپنا نفس درمیان میں نہ ہوگا۔

اس کے بعد مختصراً ان باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو دوران سال میں پیش آئیں۔ یا مجلس مشاورت یا اس مجلس کے لئے ضروری ہیں۔ سب سے پہلے میں ان امور کو لیتا ہوں جو مجلس مشاورت سے تو علیحدہ ہیں۔ مگر سلسلہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان میں سے سب سے اول میں ایک امر کو لیتا ہوں جو بظاہر تکلیف دہ ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ جماعت اور سلسلہ کے لئے اس کے نتائج کو بابرکت کریگا۔

علمی وغیرہ کے اخراج کا واقعہ

اس کے بعد آپ نے علمی وغیرہ کے اخراج کے متعلق اسباب اور حالات سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ چونکہ اس واقعہ کے متعلق الحکم میں اعلان ہو چکا ہے۔ اور سلسلہ کے دوسرے اخبارات میں بھی تصریح ہو چکی ہے۔ اس لئے میں اس جگہ اسے چھوڑ دیتا ہوں۔ لیکن چونکہ اس تقریر میں آپ نے ان افترا پردازیوں اور علمی مغالطوں کا بھی ذکر فرمایا۔ جو علمی نے **فاروق** وغیرہ میں کی ہیں۔ اس لئے اس تقریر کو مستقل طور پر کسی آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ چھاپ دیا جائیگا۔

ٹرکی خلافت کا خاتمہ

خلافت ٹرکی کے خاتمہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس کو اس کے دوستوں نے لیا میٹ کر دیا ہے۔ جو کہا کرتے تھے کہ مہدی کے آنے سے قبل اسے مٹ جانا چاہیئے۔ مگر یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی غیرت نے خود ان کے ہی ہاتھ سے اسے مٹا دیا۔ ٹرکی خلافت ہماری خلافت کے مقابلہ میں پیش کی جاتی تھی۔ مگر خدا نے اس کو مٹا کر دکھا دیا۔ کہ اب وہی خلافت رہ سکتی ہے جو خود اس نے قائم کی ہے۔

دو سال ہوئے بٹالہ میں ایک جلسہ ہمارے خلاف ہوا۔ اور اس میں ہم کو گالیاں دی گئیں۔ اور کہا گیا کہ تم اپنے **خلیفہ** کو لاؤ۔ ہماری جماعت نے جب ان کو یہ جواب دیا کہ تم ہمارے خلیفہ کے مقابلہ میں اپنے خلیفہ کو لاؤ۔ تو ٹھٹھا کیا گیا۔ اور کہا کہ ہمارے خلیفہ آئیگا۔ تو تمہارا خلیفہ "مچھر" کی طرح بھاگ جائیگا۔"

وہ نہیں جانتے تھے کہ خدا کی قائم کردہ خلافت اڑ نہیں سکتی۔ اب وہ دیکھیں کہ خدا کی ہوا آئی اور وہ "مچھر" اڑ گیا۔ دو سال کے اندر دو خلیفوں کا فیصلہ ہو گیا۔ اور وہ جو خدا کا مقرر کردہ **خلیفہ** تھا۔ خدا نے اس کی تائید اور نصرت کی۔

معزول خلیفہ سے ہمدردی

باوجود اس کے ہم کو اس شخص سے ہمدردی ہے۔ ترکوں نے اس کے ساتھ انسانیت کا معاملہ نہیں کیا ہے۔ وہ مثل کہ خدا ہمارے دوستوں سے بچائے۔ اس معزول پر صادق آتی ہے۔ اس کو اس کے دوستوں نے ہی برباد کیا۔ میرا منشا اس امر کے اظہار سے صرف دو باتوں کی طرف توجہ دلانا ہے۔ اول یہ کہ دیکھو کہ خدا تعالےٰ کی غیرت کس قدر ہے۔ وہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے مقابلہ میں کوئی ایسی بات کرے جو اس کے کام اور کلام کے مخالف ہو۔ پس تم بھی کوئی ایسی بات نہ کرو۔ جو محض جوش اور غصہ کا نتیجہ ہو اور خدا کی غیرت کو جوش میں لانے والی ہو۔ بلکہ ہر بات کو منہ سے نکالنے وقت خدا تعالےٰ کی عظمت اور اس کی غیرت کو مدنظر رکھو

دوسری بات یہ ہے کہ اس طرف تو خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہے اور آپ وہ اس سلسلہ کو ابھار رہا ہے مگر دوسرے مسلمان اب بے سر کے ہو گئے ہیں اور ان کے لئے اس سے بڑھ کر تباہی کا زمانہ کیا ہوگا۔ تم نے چونکہ اسلام کی حمایت کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس لئے تمہارا فرض ہے۔ کہ ان پراگندہ بھیڑوں کو اس ہاتھ پر جمع کرو۔ جو خدا نے ان کی حفاظت کے لئے بڑھایا ہے۔ اور جس کے بغیر کوئی بچاؤ کی جگہ نہیں اور وہ جس سے علیحدہ رہ کر کوئی بچ نہیں سکتا۔ خواہ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ

اس تقریر کے بعد آپ نے جماعت کے لئے آئندہ نظام کی ضرورت اہمیت اور فوائد کا اشارہ کرتے ہوئے مجلس مشاورت کی کارروائی کو باقاعدہ شروع کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر و امیر جماعت لاہور کو مقرر کیا کہ تقریر کرنے والے احباب کو ترتیب کے لحاظ سے اجازت دیں۔ اور اس بارہ میں کہ اب کون صاحب بولنے کے مجاز ہیں۔ ان کا فیصلہ آخری قرار دیا۔ اور اس کے بعد مجلس مشاورت کی کارروائی شروع ہوئی۔

دارالامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت جیسی چاہیئے اچھی نہیں ہے۔ تاہم آپ سلسلہ کے امور مہمہ کے سر انجام دینے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اور بہائی مذہب کے متعلق جن لیکچروں کا سلسلہ آپ نے شروع فرمایا تھا۔ اس میں سے تین لیکچر ہو چکے ہیں جن میں بابی مذہب کی تاریخ اور اس مذہب کی غلطیوں اور فرقوں کے متعلق ایسی لطیف بحث آپ نے فرمائی اور اس کی تعلیم کی تفصیل بھی فرمائی ہے۔ جس کو سن کر ایک امی مسلمان بھی انگشت بدنداں رہجاتا تھا۔ بہرحال یہ سلسلہ لیکچروں کا جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے عزم اور ارادوں میں کامیابی عطا فرماوے اور صحت میں برکت دے۔ آمین۔

۲۔ مکرمی خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب اپنی بھتیجی بنت مسٹر محمد علی صاحب کی تعزیت اور بی اماں والدہ مکرم اور اپنے برادر عزیز شوکت علی صاحب کی عیادت کیلئے دہلی تشریف لیگئے ہیں

۳۔ مارچ کے آخر اور اپریل کے شروع میں آریوں اور غیر احمدیوں کے جلسے علی الترتیب ہونے والے ہیں۔

۴۔ ایام مجلس مشاورت کی رخصتوں کے بعد مدرسہ ہائی سکول کھل گیا ہے

۵۔ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ مستورات کی انجمنوں (لجنۃ اماء اللہ) کے قیام کیلئے تحریک کر رہے ہیں۔ اور سرکلر کے ذریعہ تبلیغی سکرٹریوں کو توجہ دلا رہے ہیں۔ اچھوت اقوام میں قبول اسلام کی تحریک بحمد اللہ زور دار ہے

ایک اور دوست چل بسا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیض صحبت کا ایک اور تربیت یافتہ بزرگ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مؤلف چٹھی مسیح ساکن ترگڑی ۲۳ مارچ ۱۹۲۴ء کی رات کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم احمدی جماعت میں پنجابی نظم کا رواج دینے والوں میں پہلا یا دوسرا شخص تھا۔

ان کے متعلق مفصل پھر لکھونگا سر دست تحریک کرتا ہوں کہ احباب مولوی صاحب موصوف کا جنازہ غائب پڑھیں۔ کیونکہ وہ سلسلہ کے مخلص اور پرانے خادموں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل کا دامن وسیع کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے

عزلِ خلافت ترکیہ کے حقیقی بواعث

اور

دُنیائے اِسلام

جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

سپہر آن بساطِ کہن در نوشت
بساطِ دگر رنگ را تازہ گشت

اوراقِ تواریخ کے صحیح مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر نبی کا زمانہ اصلاح یافتہ بعد سلیم الفطرۃ لوگوں کے لئے رحمت کا زمانہ مگر بیمار طبیعتوں کیلئے گوناں گوں مصائب اور ابتلاؤں کا زمانہ اور شقی القلب لوگوں کیلئے قہر و ادبار کا زمانہ ہوا کرتا ہے۔ تا آنکہ اُس کا کوئی جانشین اُسکے پُر اسرار گنجینۂ معرفت کو وا کرنے والا نہ آجائے۔ یاد رکھنا چاہیئے خدا اور اس کا کلام بطور ایک متن اور نبی اس کا شارح ہوتا ہے۔ اسی طرح جس خوبی سے خلیفہ جو خدا کا مقرر کردہ ہوتا ہے نبی کے کلام کی تشریح کر سکتا ہے عوام نہیں کر سکتے۔

میں بہت دنوں تک اپنی کمزوری اور ناتوانی کی وجہ سے اس فرض کی بجا آوری میں قاصر رہا۔ فی الجملہ قادیان میں آکر مجھ پر ساری حقیقت کھل گئی۔

بلا ریب جو کام حضرت خلیفہ سے انصرام پذیر ہو رہے ہیں اسلام میں انہیں کی ضرورت تھی۔ بنابریں کہہ سکتے ہیں یہی وہ خلیفہ ہے جسکے لئے مسیح موعود کے ساتھ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا۔ اب اسلام کی بہار کا راز اسی کی ہوشیاریوں میں مضمر ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ خلیفہ کی ہستی نبی کے بعد ایک دوسری اعجاز نما ہستی ہوتی ہے۔ مگر ہر ایک بات یا کام کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے وقت مقرر ہوتا ہے۔ مثلاً وہ باتیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو متواتر الہامات کے ذریعہ قبل از وقت بتلائی گئی تھیں آپ کے عہد مبارک میں تمام تر پوری نہیں ہوئیں۔ کیونکہ ان میں سے اکثر باتوں کے وقوع پذیر ہونیکا زمانہ بعد کا زمانہ تھا۔ مسلمان خوشحالی کے امیدوار اور خدا کی بشارتوں کے منتظر سب دعاؤں میں مصروف تھے۔ حتیٰ کہ خدا کی باتوں کے پورا ہونیکا وقت قریب تر آگیا۔ اور وہ خوشگوار زمانہ نبی کے بعد کا زمانہ تھا۔ اس لئے آپ کا وصال ہوگیا۔ خوش نصیب مگر مستقل مزاج لوگوں نے خلافت راشدہ کے عہد میں وہ اطمینان قلب حاصل کیا اور نظارے دیکھے جو بیشتر ازیں اُن کو کبھی میسر نہ آئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ان کے لئے ابر رحمت اور خلافت راشدہ کا زمانہ سحاب کرم بن گیا۔ اُن کے غناء اور اتقاء کی حالت کا اندازہ لگانیکے لئے بہتوں میں سے صرف ایک واقعہ ناظرین اخبار سے ذیل میں گذارش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں جو نہایت دلچسپ ہونیکے علاوہ ہم سب کے لئے اگر ہم اپنی بہتری اور خدا تعالےٰ کی رضا جوئی چاہتے ہیں قابل عمل ہے۔ مشہور دشمن اسلام ڈاکٹر گبن نے اس کو اپنی قوم کے لئے تریاق سمجھ کر بتحت عنوان

"اسلامی حکومت کا راز"

اس طرح نقل کیا وہ لکھتا ہے کہ

"خلیفہ ثانی (رضی اللہ عنہ) کے عہد خلافت میں ایک سال امساک باراں کی وجہ سے عرب میں قحط کا بازار گرم ہوگیا مسلمانوں کے پاس سونا چاندی تو بہت تھا لیکن انسانوں کیلئے اناج اور حیوانوں کے لئے چارہ نہ ملتا تھا۔ (ایک قحط کا نقشہ شیرازی علیہ الرحمۃ نے بھی کھینچا ہے جو قریب قریب اُس قحط کا نمونہ ہے جیسا کہ ذیل کے اشعار سے معلوم ہوتا ہے

چناں قحط سالے شد اندر دمشق — کہ یاراں فراموش کردند عشق
نہ بر کوہ سبزہ نہ در باغ شخ — ملخ بوستاں خوردہ مردم ملخ)

(الغرض) اُسی زمانہ قحط میں ایک نوجوان تاجر باشندہ علاقہ ترکستان چارہ کی تلاش میں اپنے اونٹوں کو مدینہ کی طرف لایا۔ چنانچہ مدینہ کے نواح میں اُسے ایک ایسا باغ نظر آیا جو دوسروں کی نسبت بہتر حالت میں تھا۔ اس کی ایک نہایت بیش قیمت سواری کی اونٹنی نے درخت کی شاخ کو اپنی طرف جھکا لیا۔ باغبان نے دیکھ کر ایک وزنی پتھر اُس اونٹنی پر چلایا اور وہ اونٹنی کی آنکھ پر بیٹھا۔ جس کے صدمہ سے اونٹنی زمین پر گر کے ہی مر گئی۔ نوجوان تاجر نے اپنے اس نقصان کو دیکھ کر وہی پتھر بوڑھے باغبان پر دے مارا۔ صاحب باغ بھی شدتِ ضرب سے جانبر نہ ہو سکا یعنی اُس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ مالک باغ کے دو تنومند اور قوی ہیکل بیٹے باپ کی موت دیکھ کر نوجوان مذکور کو پکڑ لیتے ہیں۔ اُنہوں نے اس نوجوان تاجر پر کسی دست درازی کے بغیر خلیفہ کی حضور میں جانے کے لئے کہا۔ چنانچہ مستغیث مع مستغاث علیہ کے خلیفہ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ مستغاث علیہ نے مستغیث کے بیان کی تائید کی۔ خلیفہ (رضی اللہ عنہ) نے مجلس شوریٰ کے مشورہ سے مستغاث علیہ کو موت کا فتویٰ سنا کر مجرم کو فرمایا "تمہاری نوجوانی اور راست گوئی کی وجہ سے میں اپنی طرف سے تمہیں یہ رعایت دیتا ہوں کہ تم کوئی اپنا کام عمر (رضی اللہ عنہ) کے لئے بتادو جسکو وہ تمہاری موت سے پہلے پورا کریگا کیونکہ تم اُسکے عزیز بھائی ہو۔" قاتل نے عرض کیا "اے میرے آقا اُمتِ نبی کے پاسبان میری جان تجھ پر قربان۔ اسلام نے ہمیں دنیا سے بے نیاز کر دیا ہے۔ میں اپنے گناہ کی سزا سے بہت خوش ہوا ہوں کہ یہ خدا کے حکم کے مطابق ہے۔ مگر میرے دو نابالغ یتیم بھتیجے میرے انتظار میں ہونگے کیونکہ اُن کا زرِ نقد میری تحویل میں ہے اور میں ان کا سرپرست ہوں۔ مجھے کل عصر کے وقت مُہلت دیجائے تاکہ میں اپنی موت سے پہلے کوئی معتبر سرپرست تجویز کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔"

خلیفہ نے فرمایا حاضری عدالت کا ضامن پیش کرو۔ مجرم نے کسی قدر تامل کے بعد (حضرت) بوذر غفاری (رضی اللہ عنہ) جو مجلس شوریٰ کے پریزیڈنٹ تھے کی طرف اشارہ کرکے عرض کیا۔ یہ میرے ضامن ہیں۔ ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہ) نے خلیفہ کے سامنے اس کی ضمانت کا اقرار کیا۔ مجرم اونٹ پر سوار ہو کر روانہ ہوگیا۔ جو مدینہ سے دس کوس کے فاصلہ پر تھا۔ اگلے دن مستغیث خلیفہ کی عدالت میں حاضر ہوتے ہیں عصر کا وقت گذر جاتا ہے۔ مستغیث کیطرف سے خون کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ مجرم غیر حاضر ہے خلیفہ بوذر غفاری کی طرف دیکھتے ہیں۔ آپ بصد ادب جان دینے کے لئے خلیفہ کے سامنے ملزم کی جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مجلس شوریٰ کے ارکین خلیفہ کی خدمت میں خونبہا کی تجویز پیش کرتے ہیں خلیفہ مستغیث کی رضامندی چاہتے ہیں۔ مستغیث عرض کرتے ہیں کہ اسلام نے ہمیں سونا چاندی سے مالا مال کر دیا ہے۔ ہمیں خونبہا کی ضرورت نہیں۔ اتنے میں مجرم ہانپتا ہُوا آجاتا ہے۔ اور آتے ہی بیہوش ہو کر فرش زمین پر گر پڑتا ہے۔ خلیفہ مجرم کی تواضع کا حکم دیتے ہیں۔ جب مجرم ہوش میں آجاتا ہے تو آپ مجرم سے اس حالت کے وارد ہونے کی وجہ دریافت فرماتے ہیں۔ مجرم عرض کرتا ہے۔ راستہ طویل تھا۔ اور سرپرستی کا کام بہت اہم۔ اس لئے وقت زیادہ صرف ہوگیا۔ مجھے وعدہ کا خیال تھا۔ میں تمام راستہ تیز گھوڑے کی طرح محض اس غرض سے طے کیا کہ وقت معہودہ پر پہنچ جاؤں۔ تاکہ اسلام پر حرف نہ آئے کہ اس میں ایفائے وعدہ نہیں رہا۔ اس کے بعد خلیفہ نے بوذر غفاری سے دریافت فرمایا۔ کیا آپ مجرم کے حالات سے واقف تھے۔ عرض کیا مطلق نہیں۔ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا پھر ایک اجنبی شخص پر آپکو اعتماد کیسے ہُوا۔ عرض کیا اس نے اخوت اسلامی کا حق مجھ پر رکھ کے توقع کی۔ میں نے محض اس لئے اسکی درخواست کو رد نہیں کیا تاکہ کوئی یہ نہ خیال کرے کہ اسلامیوں میں مروّت نہیں رہی۔ اتنے میں مستغیث نے آواز بلند پکارا ہم نے خدا کے لئے اپنے باپ کا خون مجرم کو معاف کیا تاکہ یہ نہ کہا جائے کہ مسلموں میں عفو نہیں رہا۔"

مذکورہ بالا واقعہ بہت سی سبق آموز باتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ جب تک یہ اوصاف اُن میں موجود رہے خلافت قائم رہی لیکن بعد ازاں نفس پرستی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ تو قول پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی مصلحت کے ماتحت ایک مقررہ وقت تک خلافت کا دور ختم ہوگیا۔ پیچھے سلطنت کا رنگ رہ گیا۔ اس خلافت کے بعد بنو امیہ کے اسلامی تاجداروں نے بھی عظیم الشان کام کئے اور وہ آناً فاناً اسلامی تعلیم کی برکت سے ایک حصہ دنیا پر چھا گئے۔ غرناطہ و اشبیلیا کی یونیورسٹیاں انکی علم دوستی اور اُن کے اعلیٰ نظام ملکی۔ ان کی حسن قابلیت کی شہادت دیتے ہیں جیسا کہ ایک فرانسیسی مورّخ کے ذیل کے بیان سے عیاں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "امیر المومنین عبدالرحمان والئے اسپین کے زمانہ شہنشاہیت میں مفصلات کی چالیس چالیس میل تک کی سڑکوں پر راہرووں کی آسایش کے لئے دو رویہ تمام شب گیس کی روشنی رہتی تھی" اس بیان کے مطابق مفصلات کی روشنی کو مدنظر رکھتے ہوئے مستقر کی شان تو کہیں زیادہ ہونی چاہیئے۔ جو حد بیان سے باہر ہوگی۔ غرضکہ سب کچھ تھا مگر بقول پیغمبر خلافت نہ تھی۔ گو رسمی طور پر جس طرح اس زمانہ کے

خلیفہ اگر مسلمان ہم کو چاہتے نہیں امیر المومنین بنا لیتے تو دین کو خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کے مقابل میں اپنے ساختہ خلیفوں پر زیادہ اعتماد تھے۔ امیر المومنین کے لقب سے تخت نشین ہوتے تھے۔ اور اسی طرح یہ غیر شرعیہ خلافت عباسیوں تک جاری رہی حالانکہ ان میں بعض خلیفے میخوار بھی تھے۔ عباسیوں کے بعد یہ خلافت مصریوں میں منتقل ہو گئی۔ اور بالآخر ترکوں تک۔ آخری سلطان سلطان عبدالحمید خان مرحوم تھے جو بہت بڑے پالیٹیشن اور دانشمند تھے۔ اس خلافت کو اپنی سیاست کا سکہ جمانے کے لئے بہترین آلہ کار بنا سکتے تھے۔ چنانچہ آپ کی سلطنت کی وسعت سابقہ کی نسبت بہت کم رہ گئی تھی۔ بوسنیا ہرزیگووینا وغیرہ علیحدہ ہو گئے اور جزیرہ کریٹ اور دیگر علاقے اس خلافت کی کمیت میں ٹوٹ گئے۔ مسلمان خلیفہ کی امداد کچھ بھی نہ کر سکے۔ سلطنت ترکی اور اسکا خلیفہ اسقدر بارعب خلیفہ ثابت ہوا کہ ہر دیار کے خطاب سے مخاطب کیا جانے لگا۔ بھید اس میں کیا تھا یہی کہ امام آخر الزمان حضرت مسیح موعود خدا کے راستباز نبی خلافت حقہ کو لیکر دنیا میں نزول اجلال فرما چکے تھے۔ اور اب کسی ساختہ خلافت کا قائم رہنا ممکن نہ تھا۔ عبدالحمید خان مرحوم کی شان سیاست کا آفتاب غروب ہو گیا۔ اور وہ معزول ہو کر نظر بند ہو گئے۔ جوں جوں خدا کا وعدہ قریب آتا جاتا تھا ووں ووں خلافت مصنوعی کا انحطاط ہوتا تھا۔ اب چونکہ وہ دن آ گیا تھا اور خلیفہ برحق با آواز بلند مسلمانوں کو متنبہ کر رہے تھے کہ دیکھو خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جس شخص نے آنا تھا وہ میں ہی ہوں۔ اور اس کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں۔ میری موجودگی میں تمہاری کسی خلافت کو قیام نہیں ہو سکیگا۔ اور تمہاری ساری تدبیریں تجویزیں وغیرہ کے متعلق رائیگاں ہونے والی ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے سر پر مصنوعی خلافت کا بھوت سوار تھا ایک نہ سنی آخر نتیجہ وہی ہوا جس کی انہیں پیش از وقت اطلاع دی گئی تھی۔ برابر بدن ہے اس عالم گیر جنگ (جسکا آغاز ۱۹۱۴ء میں ہوا تھا) کا باعث بھی یہی تھا کہ تا آئندہ کے دن تک اس وضعی خلافت کا خاتمہ ہو جائے۔ بالآخر اس جنگ کے خاتمہ نے آیت جاء الحق و زہق الباطل الآیۃ کے ماتحت اس خلافت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا اور وہ اسی طرح ہی ہو سکتا تھا کہ

آج آل عثمان کے محلات شاہی بے چراغ ہو کر درس عبرت دے رہے ہیں اور ان کی بے راہ روی اور خدا فراموشی و انکار مسیح موعود سے باز لانے کے لئے اپنی ویرانگی کی زبان حال پیش کر رہے ہیں۔ خدا سے بیخوف ہو کر خدا کے بندوں کا مقابلہ اور راستبازوں کا ستانا کچھ اچھا نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔

بس تجربہ کردیم درین دیر مکافات
با دُرد کشاں ہر کہ درافتاد برافتاد

خدا تعالیٰ کے نظام کے قربان جائیے جس نے محض مسیح موعود کی خاطر بہت بڑی مغل شہنشاہی کا ہندوستان سے خاتمہ کر کے اس کی جگہ ایک ایسی آزاد قوم کو دیدی جس کے عہد میں خلافت حقہ کا یہ ایک خوش اسلوبی سے انصرام پذیر ہو سکے۔ اور اس کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے۔ سلطان عبدالمجید خان [illegible] خلافت حقہ (جن کو مسیح موعود کے دعویٰ کی اطلاع نہ پہنچ سکی ہو) اسے [illegible] تخت کی علیحدگی اور بے سروسامانی پر کسی کو ہمدردی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے راستباز کے مقابلہ پر جن کے تاج و تخت کی خاطر اپنے وعدہ کو پھر کسی وقت پر اٹھا رکھتا اور وہ گروہ سلاطین کو غلطی میں پڑا رہنے دیتا۔

مسلمانو! خدا تعالیٰ کے اس نظام کو دیکھتے ہوئے سوچو اور غور کرو۔ اب اس خلافت کے شوق میں کسی دوسرے خاندان کو تباہ کرنے کی کوششوں میں وقت مت ضائع کرو تم میں اطاعت و فرمانبرداری عفو اور مروت و الفت کا نشان بالکل نہیں رہا۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ضرور تھا یہ اوصاف بھی تم میں ہوتے۔ تمہارے شوق خلافت نے آل عثمان کے بیگناہ تمام [illegible] خانمان برباد کر دیا۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے نہ انسان کا۔ خلافت حقہ کی موجودگی میں کبھی باطل خلافت کا قائم کرنا خدا کے ساتھ جنگ کرنے کے مترادف ہے تو کیا نہیں [illegible] آسمان پر یہ دعوی یاد رکھو خدا کی فرمانبرداری کے بغیر تم اپنی تدبیروں میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اب خدا کی غیرت نے ثابت کر دکھایا کہ سب قومیں مسیح موعود کے انکار سے [illegible] ہو کر اس کے جانشین کے زیر سایہ آ جاتی ہیں۔ خلیفہ [illegible] اور دنیا سے جہان کا ناخدا [illegible] اس کی روحانیت ضیا پاشیوں سے انسانوں کے قلوب منور اور خدا کی زمین آراستہ ہو رہی ہے۔

سپہر آں بساط کہن در نوشت
بساط دگر ملک را تازہ گشت

والسلام خاکسار محمد اعظم عفی عنہ

ایڈیٹر:۔ مندرجہ بالا مضمون مکرمی منشی محمد اعظم صاحب خوشنویس نے قریباً ڈیڑھ ہفتہ پیشتر لکھ کر دیا تھا۔ مگر میں اپنی قومی مصروفیت کے باعث اسے اخبار میں نہ دے سکا۔ مضمون جس قابلیت سے لکھا ہے۔ ناظرین خود اس کا اندازہ کر لیں گے۔ منشی صاحب نے جس حقیقت کو اپنے مضمون میں آشکار کیا ہے وہ بہت ہی قابل قدر ہے۔ کہ ترکی خلافت کا یہ انجام درحقیقت خلافت حقہ راشدہ کے بقا اور استحکام کیلئے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائے۔

یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کے لئے ایک الارم ہے۔

خدا کرے کہ یہ انقلاب مسلمانوں کیلئے بابرکت ہو
آمین

منسوخ شدہ خلافت کے متعلق خبریں

معزول خلیفہ کی حالت

معزول خلیفہ ابھی تک سوئٹزرلینڈ میں مقیم ہے

اس نے ہندوستان کے مسلمانوں سے توقع کی تھی کہ وہ اس کی منسوخ شدہ خلافت کا سہارا دیں۔ وہ ابھی تک اپنے آپ کو خلیفہ سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایک اسلامی کانفرنس کی جاوے۔ جس میں اس کا فیصلہ ہو۔ حکومت سوئٹزرلینڈ نے معزول خلیفہ کو آگاہ کیا ہے۔ کہ اگر وہ اس طرح رہنا چاہیں تو سوئٹزرلینڈ میں رہ سکتے ہیں۔ ورنہ اگر انہوں نے اپنی خلافت کے متعلق تبلیغی کام جاری رکھا تو ان کو یہاں سے نکلنا پڑیگا۔ ان حالات میں معزول خلیفہ فرانس میں جا کر رہنا چاہتے ہیں۔ دنیا اسلام کے نام جو پیغام معزول خلیفہ نے جاری کیا ہے۔ اس نے انگورا میں اظہار ناراضگی کی رو پیدا کر دی ہے۔ اور اس بنا پر ترک چاہتے ہیں کہ اپنے موجودہ [illegible] اور ان کے مکانات [illegible]

شاہ فواد کو خلیفہ بنانے کی تحریک

مصر میں ایک اسلامی کانفرنس کی تجویز

مصر کی خدمت [illegible] انگورا کی خلافت کے خلاف ہیں۔ اور بعض معزول خلیفہ کے حامی ہیں۔ اعلیٰ حکام اور اکثر چاہتے ہیں کہ شاہ فواد خلیفہ بنائے جائیں۔ وزارت اوقاف احکام نافذ کرنے والی ہے۔ کہ خطبہ میں شاہ فواد کا نام لیا جاوے۔ جامعہ ازہر کی جمعیۃ العلماء نے شیخ الاعظم کے ایک اعلان کے ذریعہ اس کا اظہار کیا ہے۔

ملک الحجاز ایک مجلس شوریٰ مقرر کرتے ہیں

ملک الحجاز نے منصب خلافت کے اعلان کے بعد اب فیصلہ کیا ہے کہ خلافت کی ایک مجلس شوریٰ مقرر کی جاوے۔ اور ایک اسلامی کانفرنس منعقد کر کے ان مسائل پر غور کیا جائے جو عالم اسلام کے عام مفاد سے متعلق ہیں۔ تجویز کے قابل قدر اور خوش نما ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ اگر ایسی مجلس قائم ہوئی اور کام ہوا تو مسلمانوں کی توجہ کا پھر جانا بہت ممکن ہے۔

اطلاع

ناظرین کرام اپنے حساب صاف کر کے الحکم کو مشکور فرماویں جن دوستوں نے اخبار بند کرا دیا ہے وہ مہربانی کر کے حساب بیباق کر کے پھر اخبار بند کریں۔

منیجر اخبار الحکم قادیان

از دوا قوت و شفا پاؤ ہو الشافی از دعا و از شفا پاؤ

مشکلیں آساں ہوئیں دکھ درد سب جاتے رہے!

۱۔ **معجون شاہی یا اکسیر جریان**:۔ خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل توجہ اور محنت کے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں اور قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ عطا فرمائی۔ جو کہ جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقع ایک اکسیر ہے۔ اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے۔ بچپن کی بداعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جملہ نتائج کی اصلاح کرنیمیں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے۔ قیمت فی پاؤ عیر

۲۔ **روغن اکسیر اعصاب**:۔ بعض حالتوں میں اس معجون کے استعمال کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی اور ضعف اور کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کیلئے بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب عہ ر

۳۔ **کشتہ طلاء**:۔ جسکو ہم نے نہایت محنت اور احتیاط سے تیار کیا ہے پھر اسمیں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اسکی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں اس کے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین لکھ دیا جاتا ہے۔ جو کہ یہ ہے۔ کہ سونا۔ دل۔ دماغ حرارت عزیزی کو تقویت دینے والا۔ فہم اور فکر کو تیز کرنیوالا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنیوالا۔ امراض سوداوی خفقان۔ توحش وہم۔ غم۔ حزن۔ جنون۔ دوار صرع کو نفع دینے والا۔ ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنیوالا۔ قلب میں اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے۔ کہ خواہ مخواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے۔ الغرض عجیب و غریب چیز ہے اس نادر تحفہ کو ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی تولہ ۸ر اور سینکڑہ خوراک ۵ ہے

۴۔ **حب مقوی اعصاب**:۔ یہ گولیاں ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی مسیحائی اثر اپنے اندر رکھتی ہیں۔ ضعف باہ ضعف دماغ اور ضعف معدہ کیلئے اکسیر ہیں۔ باقاعدہ مسہلوں کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ مرضوں میں مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہیں۔ قیمت فی سینکڑہ صہ ایکروپیہ میں ۲۶ گولی

۵۔ **اکسیر سوزاک**:۔ سالہا سال کی تلاش اور تجربہ کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے۔ جو کہ نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ عار

۶۔ **سرمہ مرواریدی**:۔ یہ سرمہ بصارت کیلئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جوانوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے۔ اور بوڑھوں کیلئے از سر نو نور بصارت عطا فرماتا ہے۔ پرانے ککروں کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔ کیوں نہ ہو نہایت قیمتی اجزا مروارید اور ماہیران وغیرہ سے تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ ر

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اول ؓ بھی آپکی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے۔ اخلاص اور محبت سے تیار کیگئی دوا یہ بیماروں کیلئے مفید ہوگی۔ (مرزا محمود احمد) ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ

اکسیر الاجسام

یا

کیمیائے بدن

فاحفظہ فانہ من الاسرار المخفیۃ

چند دوستوں کی سفارش سے میں نے بفضل خدا ادویات کا سلسلہ شروع کرنیکا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ سب سے پہلے جس دوائی کو میں پیش خدمت ناظرین اخبار کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اکسیر الاجسام ہوگی۔ جو اسرار مخفیہ میں سے ہے۔ بلامبالغہ رفتہ طاقت کو واپس لانے والی اور دوائی اس کے برابر دنیا میں کم میسر ہو سکے گی۔ بلاریب یہ ضعف ہضم کو زائل کر کے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ اور معدہ کو قوی تر بناتی ہے۔ خواہ کتنی ہی مدت کا معدہ کمزور کیوں نہ ہو۔ دودھ جس قدر بھی پیا جاوے ہضم ہو جاتا ہے۔ اس کے چند دنوں کے کھانے سے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ **مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ اور محافظ حرارت عزیزی ہے۔ دماغ دل و جگر اور گردہ و مثانہ کی طاقت کو بڑھانے میں اپنے اندر اعجاز رکھتی ہے۔ مثانہ کے تمام امراض اس کے استعمال سے فی الفور دور ہو جاتے ہیں۔** اس کے کھانے کے بعد عمر بھر دیگر مقویات کی ہرگز ضرورت نہ پڑیگی۔ یہ دوائی سینکڑوں اور ہزاروں کے خرچ سے سبکدوش کرنے والی ہے **قیمت** فی شیشی جس میں فقط **تین رتی** دوائی ہوگی۔ مبلغ **دس عـہ روپے** علاوہ محصولڈاک ہوگی۔ مقدار خوراک یک دانہ خشخاش سے ایک چاول تک ہو سکتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ حاضر ہوگا۔

غیر شادی شدہ بغیر کسی معقول وجہ کے اس کیلئے ہرگز درخواست نکریں۔

ضروری گذارش

چونکہ اس دوائی کے اجزاء نہایت قیمتی اور سخت دقت طلب ہیں۔ اس لئے جب تک میرے پاس کم از کم پچاس درخواستیں نہ پہنچ جائینگی۔ میں دوائی تیار نہ کر سکوں گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیمت بطور پیشگی بھیجی جائے۔ بلکہ اس سے میرا منشا محض درخواست خریداری سے ہے۔ کیونکہ یہ دیگر اشتہاری ادویہ کی طرح نہیں ہے۔ یہ وہ دوائی ہے جو آج تک سینہ بہ سینہ چلی آئی ہے۔ جس کی تین رتی تمام عمر کیلئے کفایت کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیم ہے میں نے (بمقابلہ فوائد اور محنت کے) اس کی قیمت کے تعین میں کسی حد تک ایثار سے بھی کام لیا ہے۔ تمام درخواستیں موصول ہو جانے کے ایک ہفتہ بعد دوائی تیار ہو کر بذریعہ وی۔ پی ارسال ہوگی۔ درخواستیں بسر دست دفتر الحکم کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

منیجر اکسیر الاجسام تراب منزل دفتر الحکم قادیان

سیرۃ المہدی } بہت جلد چھپکر دفتر میں آنے والی ہے۔ اس لئے احباب بہت جلد درخواستیں دفتر الحکم کے پتہ پر روانہ کر دیں۔ **منیجر اخبار الحکم قادیان**